رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

فَضْلُ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ | أردو | اردو

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

مسجد حرام اور مسجد نبوی
میں دینی امور کی صدارت کے ماتحت علمی کمیٹی

فَضْلُ عَشْرِ ذِی الحِجَّةِ

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

اللَّجْنَةُ العِلْمِيَّةُ

بِرِئَاسَةِ الشُّؤُونِ الدِّينِيَّةِ بِالمَسْجِدِ الحَرَامِ وَالمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی
صدارت کے ما تحت علمی کمیٹی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، اور درود وسلام ہو اُس ہستی پر جو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے، نیز آپ کے اہلِ بیت، صحابہ کرام، اور قیامت تک آنے والے ان تمام لوگوں پر جو آپ کی سنت پر چلیں اور آپ کی ہدایت کی پیروی کریں۔ اما بعد:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل کے بارے میں وہ اہم باتیں شامل ہیں جن کی ایک مسلمان کو ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے اسے حرمین شریفین کی زیارت کرنے والے حضرات وخواتین کے لیے جمع کیا ہے، تاکہ وہ اپنے دینی احکام سے آگاہی اور بصیرت حاصل کر سکیں۔ ہم کریم ومنان اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سے نفع پہنچائے، اسے مقبول بنائے' اسے اپنی

رضا کے لیے خاص کرلے؛ بے شک وہ بہترین مانگا جانے والا اور سب سے زیادہ سخی امید کیا جانے والا ہے۔

علمی کمیٹی جمعیۃ خدمۃ المحتوی الإسلامی باللغات

***

عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل:

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں اور اللہ کے نبی محمد ﷺ نے اپنی سنت میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔یہی وہ ایام ہیں جن کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں کھائی ہے:

﴿وَٱلۡفَجۡرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشۡرٖ ۝٢﴾

(قسم ہے فجر کی! * اور دس راتوں کی!)[الفجر:۱-۲]،اس سے مراد ذو الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں، جیسا کہ ابن عباس،ابن زبیر، مجاہد،ابن کثیر،ابن القیم اور دیگر سلف وخلف نے بیان کیا ہے[1]۔

یہ وہ ایام ہیں جن میں کیا جانے والا نیک عمل اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ افضل ہے؛ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَٰلِكَ بِشَيْءٍ»."ایسے کوئی دن

[1] تفسیر ابن کثیر(4/106)،زادالمعاد(1/56)

نہیں ہیں، جن میں نیکی کے کام کرنا اللہ کے نزدیک ان دنوں میں نیکی کے کام کرنے سے زیادہ محبوب ہو"۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: "نہیں، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ سوائے اس شخص کے جو جان اور مال کے ساتھ نکلتا ہو اور پھر ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہ آتا ہو۔"[1]

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں نیک اعمال کے فضائل:

1. حج اور عمرہ کی ادائیگی: یہ دونوں عبادتیں ان دس دنوں کے بہترین اعمال میں سے ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «مَن حَجَّ هَذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»."جو شخص اس گھر کا حج کرے اور نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہو تو وہ ایسے گناہوں سے پاک واپس ہوگا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو" اور صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: «مَن أَتَى هَذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ؛ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»."جو شخص (اللہ) کے اس گھر میں آیا، نہ کوئی فحش گوئی کی اور نہ گناہ

[1] اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور الفاظ ترمذی کے ہیں۔

کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح لوٹے گا جس طرح اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا"[1] آپ ﷺ کا یہ فرمان (جو اس گھر (کعبہ) کے پاس آئے) اس کے مفہوم میں حج اور عمرہ دونوں شامل ہیں، الحمد للہ۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ». "ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مسنون و مقبول حج) کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔"[2]

2. ابتدائی نو دنوں کے روزے یا جتنے روزے ممکن ہو؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشَرِ»، "ایسے کوئی دن نہیں ہیں، جن میں نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں میں نیک عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہو"۔ روزہ نیک اعمال میں سے ایک عظیم ترین عمل ہے، نبی کریم ﷺ نے اس پر ابھارا ہے اور اس کی رغبت دلائی ہے، اس کی ایک مثال نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ

---

1 متفق علیہ

2 متفق علیہ

سَبْعِينَ خَرِيفًا». "جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔"[1]

3. یوم النحر (10 ذوالحجہ) اور ایامِ تشریق (11، 12، 13 ذوالحجہ) میں قربانی کرنا مشروع ہے، آپ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے: «ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا». "دو چتکبرے، سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی۔ دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں دونوں کے پہلوؤں پر رکھا۔"[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَيُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِي الْأَرْضِ، فَطَيِّبُوا بِهَا نَفْسًا». "قربانی کے دن اللہ کے نزدیک ابن آدم کا سب سے محبوب عمل خون بہانا ہے، قیامت کے دن قربانی کے جانور اپنی سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ لائے جائیں گے،

---

1 متفق علیہ

2 متفق علیہ

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے، اس لیے خوش دلی کے ساتھ قربانی کرو۔"[1]

جب ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن شروع ہو جائیں، تو جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے بال اور جلد نہ کاٹے؛ کیونکہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ؛ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ». "جب تم ذو الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے" ایک اور روایت میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: «... فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ». "... تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔"[2]

4. ان دس دنوں اور ایامِ تشریق میں تکبیر کہنا، 'لا إلٰہ إلا اللہ' پڑھنا اور دیگر اذکار کرنا؛ جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ

---

[1] اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[2] صحیح مسلم

فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشَرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ: مِنَ التَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّحْمِيدِ». "اللہ کے نزدیک کوئی دن ان دس دنوں (ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں) سے بڑھ کر عظمت والے اور نیک اعمال کے لیے زیادہ محبوب نہیں، لہٰذا ان دنوں میں 'لا إلہ إلا اللہ' (تہلیل)، 'اللہ أکبر' (تکبیر) اور 'الحمد للہ' (تحمید) کثرت سے پڑھا کرو۔"[1]

تکبیر کی دو قسمیں ہیں جو اس طرح ہیں:

پہلی قسم: تکبیر مطلق، جو نمازوں کے بعد مقید نہیں؛ بلکہ ہر وقت مشروع ہے۔

تکبیر مطلق کا آغاز عید الاضحی میں عشرۂ ذی الحجہ کے پہلے دن سے ہوتا ہی اور ایام تشریق کے آخری دن تک رہتا ہے: یہ تکبیر ہر وقت رات میں، دن میں، راستے میں، بازاروں میں، مساجد میں، گھروں میں، اور ہر ایسی جگہ جہاں اللہ تعالی کا ذکر جائز ہو' کہی جاسکتی ہے۔

---

[1] اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

دوسری قسم: تکبیر مقید: یہ خاص طور پر عید الاضحیٰ کے موقع پر فرض نمازوں کے بعد کہی جاتی ہے، اس کا وقت اور طریقہ کار درج ذیل ہے:

اولاً: تکبیر مقیّد کا آغاز عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد سے ہوتا ہے، اور ایامِ تشریق کے تیسرے دن (یعنی 13 ذوالحجہ) کی عصر کی نماز کے بعد ختم ہوتا ہے۔ یہ حکم غیر حاجیوں کے لیے ہے، جبکہ حاجیوں کے لیے تکبیر مقید کا آغاز یوم النحر (10 ذوالحجہ) کی ظہر کی نماز سے ہوتا ہے۔

ثانیاً: تکبیر کہنے کا طریقہ یہ ہے: (اللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر، لا إلہ إلا اللّٰہ، واللّٰہ أکبر اللّٰہ أکبر وللہ الحمد) یعنی: "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔"[1]

5. حاجی کے علاوہ دیگر افراد کے لیے نمازِ عید کی ادائیگی کا اہتمام کرنا، اس کے لیے جلدی جانا اور خطبہ سننا (مشروع ہے)؛ کیونکہ یہ اسلام کے عظیم ترین شعائر میں سے ہے؛ اس کی عظمتِ شان کی وجہ سے کنواری اور حائضہ خواتین کو

---

[1] دیکھیے: المغني لابن قدامۃ (3/290)، اور الشرح الکبیر مع المقنع والإنصاف (5/380)

بھی عید گاہ میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: «كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدَعَائِهِمْ، وَيَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطَهَارَتِهِ». "(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ) ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں، حتی کہ پردہ نشیں کنواری لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی گھروں سے برآمد کریں، چنانچہ وہ مردوں کے پیچھے رہتیں، ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں، نیز مردوں کی دعا کے ساتھ دعائیں مانگتیں اور اس دن کی برکت اور طہارت کی امید رکھتی تھیں۔"۔

ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: «وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ». "اور حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ نمازیوں کی جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں"[1]

6. زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ اور نفل عبادات کا اہتمام کرنا: جیسے نماز پڑھنا، صدقہ دینا، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے

---

1 متفق علیہ

روکنا، پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا، اور اس کے علاوہ دیگر نیک اعمال انجام دینا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا عمومی ارشاد ہے: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشَرِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ». "ایسے کوئی دن نہیں ہیں، جن میں نیکی کے کام کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں میں نیکی کے کام کرنے سے زیادہ محبوب ہو"۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: "نہیں، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو جان اور مال کے ساتھ نکلتا ہو اور پھر ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہ آتا ہو۔"[1]

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں جو علم دیا ہے اس سے ہمیں نفع پہنچائے، اور ہمیں وہ علم عطا فرمائے جو ہمارے لیے نفع بخش ہو، یقینا وہ نہایت سخی اور کرم

[1] اسے بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

والا ہے، اور درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ کی آل پر، اور بہت زیادہ سلامتی ہو۔

***

فہرست

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت 2
مقدمہ 2
عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل: 4
ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں نیک اعمال کے فضائل: 5

❋❋❋

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے

مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں